B103/C/3011

National Library / Bibliothèque Nationale
NEWSPAPER SECTION
10 1982

JULY 7, 1982 — نہ لاؤ کبھی یاس کی گفتگو کہ قرآن میں آیا ہے لا تقنطو — VOL: 6 NO. 13

EDITOR: Sohail Akhtar

THE MESSENGER

FORTNIGHTLY NEWSPAPER

پیغامبر

اسکاربرو (کینیڈا)

مدیر: سہیل اختر

P.O. Box 2114, Station B, Scarborough, Ont. Canada M1N 2E5 Phone: 416-282-8671.

پاکستان اور بھارت اچھے ہمسایوں جیسے تعلقات کے اصولوں کا پابند رہنے کا پھر عہد کریں

دونوں ملکوں میں امن، عالمی امن اور سلامتی کو مضبوط بنانے میں مدد ملے گی

دو طرفہ تعلقات میں پیش رفت ہوئی ہے۔ شملہ سمجھوتہ کی دسویں سالگرہ پر دفتر خارجہ کا بیان

اسلام آباد۔ جولائی (اے پی پی) پاکستان نے اس بات پر زور دیا ہے کہ شملہ سمجھوتے کی دسویں سالگرہ پاکستان اور بھارت کو یہ موقع فراہم کرتی ہے کہ وہ پر امن ہمسائے کی طرح اچھے ہمسایوں جیسے تعلقات کے اصولوں پر کاربند رہنے کا پختہ عہد کریں۔ شملہ سمجھوتہ کی سالگرہ کے موقع پر جو کل منائی جا رہی ہے پاکستان کے دفتر خارجہ نے ایک بیان میں کہا ہے کہ پچھلے عشرے میں دو طرفہ تعلقات میں پیش رفت ہوئی ہے ... دونوں حکومتوں کے عوام اور دونوں ملکوں کے درمیان رابطے بحال ہوئے ہیں ... دونوں ملکوں کے درمیان امن و دوستی کو مستحکم کرنے کے لئے مزید اقدامات کئے جا سکتے ہیں۔

مجلس شوریٰ کا اجلاس غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی

اسلام آباد۔ جولائی (اے پی پی) صدر جنرل ضیاء الحق نے آج مجلس شوریٰ کا اجلاس غیر معینہ عرصے کے لئے ملتوی کر دیا۔

فقہ جعفریہ کے مطابق زکوٰۃ کی چھوٹ

[illegible]

ممتاز شیعہ عالم مولانا نجم الحسن کراروی دل کا دورہ پڑنے سے انتقال کر گئے

مولانا کراروی آئندہ جمعہ کو مذہبی دورے پر روانہ ہونے والے تھے

مرحوم ایران کے مذہبی رہنما آیت اللہ شریعت مدار کے پاکستان میں ذاتی نمائندے تھے

پشاور۔ جولائی (نمائندہ) ممتاز شیعہ عالم دین اور خطیب مولانا سید نجم الحسن کراروی آج صبح یہاں حرکت قلب بند ہو جانے سے انتقال کر گئے ... [illegible]

ممتاز بیگم کی اہلیہ کی میت لاڑکانہ پہنچ گئی

کراچی۔ جولائی (نمائندہ) ... [illegible]

کراچی یونیورسٹی میں گروپوں میں تصادم، فائرنگ سے ایک طالب علم ہلاک

۱۲ طلبہ زخمی، دو طلبہ کے خلاف قتل اور اقدام قتل کا مقدمہ درج کر لیا گیا

کراچی۔ جولائی (نمائندہ) آج یہاں تقریباً ساڑھے گیارہ بجے کراچی یونیورسٹی میں دو مخالف گروہوں میں فائرنگ کے واقعہ میں ایک طالب علم ہلاک اور ۱۲ زخمی ہو گئے ... [illegible]

جامعہ کراچی میں صورت حال معمول پر آ گئی

۱۲ افراد گرفتار، سرکاری پریس نوٹ

[illegible]

سپریم کورٹ کے جج جسٹس شاہنواز انتقال کر گئے

صدر ضیاء الحق کا اظہار تعزیت

راولپنڈی۔ جولائی (اے پی پی) پاکستان سپریم کورٹ کے جج جناب جسٹس شاہنواز خان آج صبح دل کا دورہ پڑنے سے انتقال کر گئے ... [illegible]

ہائی جیکر نے تمام مسافروں کو رہا کر دیا

روٹھی ہوئی بیوی کے ساتھ سری لنکا روانہ ہو گیا

بنکاک۔ جولائی ... [illegible]

پی ایل او نے میری جان بچائی ہے

لندن۔ جولائی (پی پی آئی) اسرائیلی پائلٹ ... [illegible]

مجھ پر کوئی تشدد نہیں کیا جا رہا

اسرائیل کے قیدی پائلٹ کا انٹرویو

[illegible]

روس کی خواتین خلائی سفر پر جائیں گی

ماسکو۔ جولائی ... [illegible]

[illegible]

غیر ملکی صحافیوں کی ٹیم روسی طیاروں کے حملے میں بال بال بچ گئی

لندن۔ جولائی ... [illegible]

چین کے لئے دو پاکستانی جہاز

کراچی ... [illegible]

پیغامبر میں مذہبی مضامین لکھنے والے جناب الحاج ابن حسن صدیقی آپریشن کے بعد شدید علیل ہیں۔ تمام قارئین سے درخواست ہے کہ وہ ان کی صحت یابی کیلئے دعا کریں۔

VISIT US FOR best quality

INDIAN GROCERIES, FRESH VEGETABLES, NUTS, SPICES ETC.

گروسری، تازہ سبزیاں اور مصالحہ جات نہایت ہی سستے داموں پر خریدنے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں

Pirri's Dixieland Market

1108 PHARMACY AVE. (AT LAWRENCE) SCARBOROUGH

PHONE: 759-0473

بچوں کے لئے زہر آلود ادب

میرزا ادیب

میرے ایک دوست نے جو یورپ کے مختلف ممالک میں اپنی زندگی کا اچھا خاصا حصہ گزار چکے ہیں۔ میرے غریب خانے میں جب بچوں کا ایک سنسنی خیز ناول دیکھا تو پوچھا کیا ایسے ناول لکھے جاتے ہیں۔ میں نے جواباً عرض کیا: جی ہاں! ہمارے یہاں بچوں کو ایسے ناول بہت پسند ہیں جن میں قتل و غارت، سراغ رسانی اور جاسوسی کے واقعات درج ہوں۔ بچوں کے مقبول ناول نگار ایسے ہی ناول لکھ کر مقبول ہوئے ہیں۔ اگر وہ ایسے ناول نہ لکھیں تو ناشران کی طرف مطلقاً توجہ نہ کریں۔ یہ الفاظ کہہ کر میں نے ان سے استفسار کیا آخر آپ کو اس پر اعتراض کیا ہے۔ بولے اعتراض تو کوئی نہیں فقط یہ جاننا چاہتا ہوں کہ قوم کے نونہالوں کو اس قسم کا لٹریچر دے کر ان سے یہ توقع ہرگز نہ رکھیں کہ وہ بڑے ہو کر سچے اور پکے پاکستانی ثابت ہوں گے وہ اچھے جاسوس یا سراغرساں تو ضرور بن جائیں گے مگر کیا اچھے شہری بن سکیں گے۔ مجھے اس میں شبہ ہے۔

انہوں نے بتایا کہ یورپ میں جہاں تک ادب کا تعلق ہے سب سے زیادہ توجہ بچوں کی کتابوں کی طرف دی جاتی ہے۔ ان کے ہاں بڑوں کے لئے فحش ادب کی تخلیق بڑے زور سے ہوتی ہے۔ قتل و غارت کے قصے ان کے مصنفوں کی ذہنی تخلیقات میں عام ہیں۔ مگر یہ تخلیقات بالغ لوگوں کے لئے ہیں۔ بچوں کے لئے قطعاً نہیں۔ بچوں کے معاملے میں یورپ کے مصنفین بے حد احتیاط برتتے ہیں۔ بچوں کے لئے جب بھی قلم اٹھاتے ہیں تو انہیں اپنی ذمہ داریوں کا پورا احساس ہوتا ہے۔ یہ نہیں کہ یورپ میں حکومتوں نے بچوں کے مصنفوں کے لئے خاص قسم کی ہدایات جاری کر رکھی ہیں کہ لکھتے وقت ان کی مکمل پابندی کی جائے ایسا نہیں ہوتا جو اہل قلم لکھتے ہیں انہیں خود اپنی اخلاقی بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ قومی ذمہ داری کا شدید احساس ہوتا ہے اور اس حقیقت سے آگاہ ہیں کہ آج کے بچے کل کے شہری ہوں گے۔ اور آج ہی انہیں اچھے شہری بننے کی تربیت دینی چاہیے!

میرے اس دوست نے یہ بھی بتایا کہ پچھلے سال انگلینڈ میں سب سے خوب صورت کتابیں بچوں کے لئے چھپی ہیں اور پھر ان کی قیمت اتنی مناسب کہ غریب سے غریب بچہ بھی اپنی پسند کی کتابیں خریدنے میں کوئی دقت محسوس نہیں کرتا۔

آخر میں انہوں نے مجھ سے سوال کیا کہ آپ کے مصنف اپنی ذمہ داری کیوں محسوس نہیں کرتے کیا انہیں بچوں سے وہ محبت نہیں جو ہر مصنف کو اپنے قارئین سے ہونی چاہیے اور کیا انہیں بچوں کو کل کے فرض شناس پاکستانی بنانے میں کوئی دلچسپی نہیں ہے!

یہ سوال انہوں نے براہ راست مجھ سے کیا تھا اور آج یہ سوال میں آپ سے کر رہا ہوں۔

اس سوال پر غور کرنے کے لئے کچھ بنیادی باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

الف۔ ہمیں یہ تسلیم کرنا ہوگا کہ بچے جو کچھ پڑھتے ہیں وہ غیر شعوری طور پر ان کے ذہنوں پر اثر انداز ہوتا ہے۔

ب۔ جب ہم یہ تسلیم کر لیتے ہیں کہ کتاب بچوں پر اثر انداز ہوتی ہے تو نتیجتاً یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ ایک اچھی کتاب کے اثرات خوشگوار اور صحت مندانہ ہوں گے اور ایک بری کتاب برے اثرات ہی مرتب کرے گی۔

تو صورت حال کچھ یوں بنتی ہے کہ بچوں کی تربیت، ذہنی نشوونما، تعمیر شخصیت میں دوسرے عناصر کے ساتھ ساتھ ایک کتاب کا اپنا رول بھی اہم ہوتا ہے اور اگر ہم اسے اہمیت نہیں دیتے تو ہمارا یہ رویہ حقیقت ناشناسی اور حقیقت فراموشی کا رویہ ہے جو کسی صورت بھی قابل قبول نہیں ہونا چاہیے۔ ہم مصنفین جو بچوں کے لئے لکھتے ہیں یہ بات کہتے ہوئے ہرگز نہیں شرماتے کہ ہم نے قوم کے نونہالوں کو دلچسپ کتابیں دی ہیں۔ ہمیں ایک لمحے کے لئے ہی سہی یہ بھی تو سوچنا چاہیے کہ ہم جس کتاب کو دلچسپ کتاب سمجھ رہے ہیں اور جس کی بڑھتی ہوئی مانگ دیکھ کر بہت خوش ہوتے ہیں یہ بچوں کے ذہنوں پر کیا اثرات مرتب کرتی ہے اور کر سکتی ہے

Second Nature

Enjoying the wilderness can be second nature to you. Learn how first hand, in Ontario's Provincial Parks. Organized mushroom hikes, wolf howls, and nature trails give everyone, adults and children alike, the chance to get back to nature, and a better understanding of our natural environment. All adding an enlightening new option to the first rate experience already afforded. Ontario's Provincial Parks. Second to none. For more information write: Ontario Travel - Parks, Box 33, Dept. S.N., Queen's Park, Toronto M7A 1N3. Or call: in Toronto 965-4008. Outside Toronto, 1-800-268-3735.

Ontario Provincial Parks

NAME ADDRESS

CITY POSTAL CODE

Ministry of Natural Resources Ontario — Alan Pope Minister

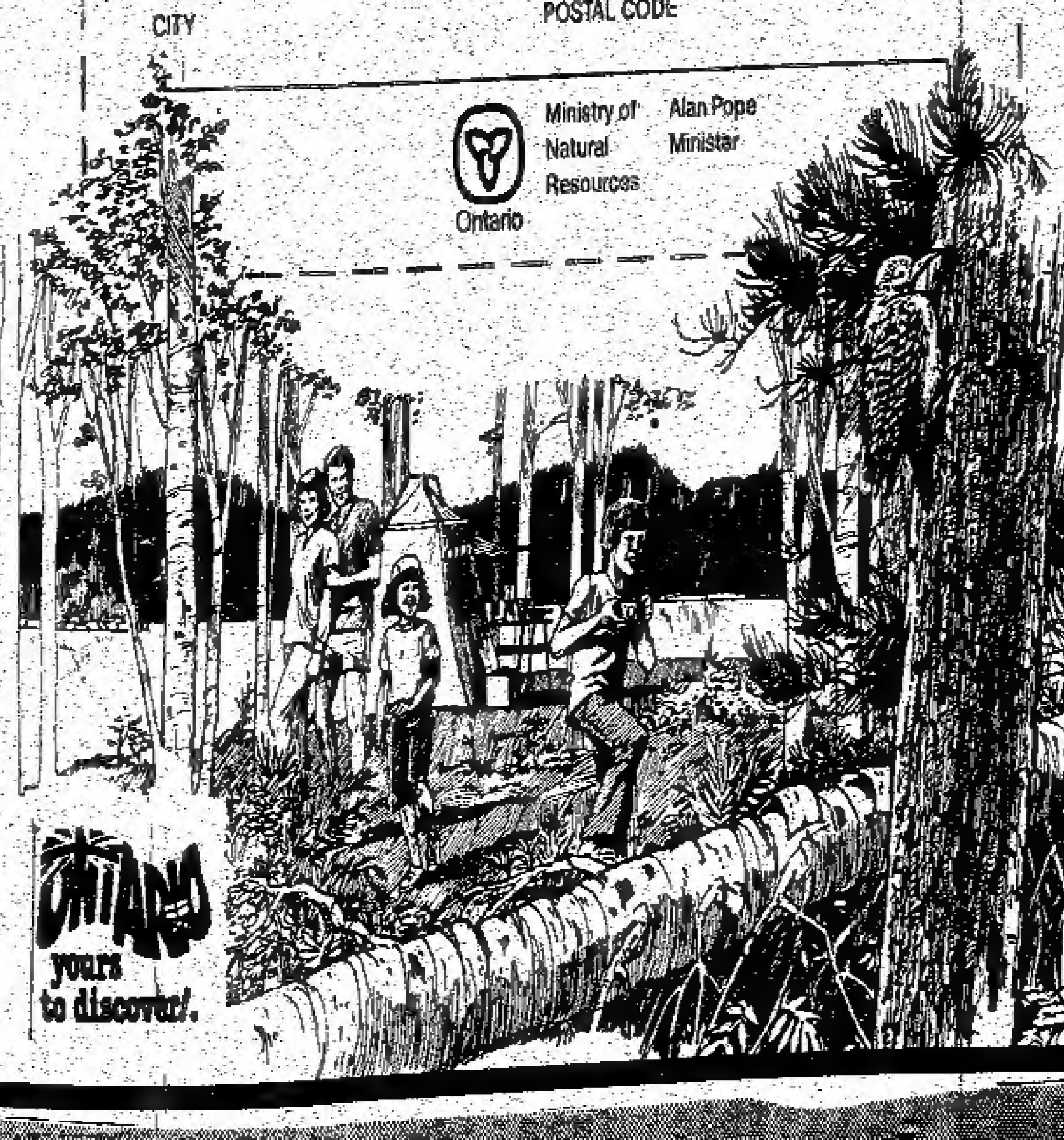

پیغامبر
THE MESSENGER

Editor & Publisher SOHAIL AKHTAR

جہاں بینی میری فطرت ہے لیکن کسی جمشید کا ساغر نہیں میں

۷ر جولائی ۱۹۸۴ء

آوے کا آوا ہی بگڑا ہوا ہے

کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا

بھارت تعلقات کے سلسلے میں

پاک کے خیالات ذہن میں آتے ہیں جب بھی میں نے پاکستانی اخبارات کا مطالعہ کیا تو ایسا محسوس ہوا جیسے پاکستان کے حکمران اس بات کی انتہائی کوشش کر رہے ہوں کہ انڈیا کے ساتھ مکمل تعلقات بحال ہو جائیں اور ایسے معاہدے کئے جائیں جن کی رو سے انڈیا اور پاکستان ایک دوسرے کے ساتھ پرامن زندگی گزاریں، آپس میں جنگ ہو نہ کوئی جھگڑا ہو، دشمنی اور نہ ہی کوئی اور مسئلہ رہا، بلکہ سارے جھگڑے اور مسئلے ختم کر کے ایک ملک اور دو نام یا دو قالب ایک جان ہو کر آپس میں زندگی گزاریں، پاکستان یا پاکستانی حکمران اس مقصد کے حصول کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں، میں یہ نہیں کہتا کہ یہ اچھا ہے یا برا، میں تو صرف اس بات پہ حیران ہوں کہ یہ ہو کیا رہا ہے؟ کہاں پاکستان اور کہاں رام رام اگر ایسا ہی ہونا تھا تو پھر یہ ساری قربانیاں کیوں دیں۔ یہ آج کی بات نہیں ہے بلکہ جب سے ہمارے موجودہ صدر اور چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر صاحب کرسی اقتدار پر تشریف فرما ہوئے ہیں تب سے انڈیا کے ساتھ تعلقات کی بحالی کے لئے بہت زیادہ فکرمند ہیں۔

ایک سال پہلے واشگاف الفاظ میں یہ فرماتے ہوئے سنے جاتے تھے، اور اخبارات ان سرخیوں سے بھرے پڑے ہیں کہ بھارت بڑا ملک ہے، پاکستان چھوٹا ملک ہے، پاکستان ہرگز بھارت سے جنگ نہیں چاہتا، پاکستان انڈیا کے ایک صوبے کے برابر بھی نہیں ہے، پاکستان اور بھارت کا مقابلہ نہیں ہو سکتا، اور ابھی دنوں میں بھارت کے چیف آف سٹاف کی خبر شائع ہوئی ہے کہ اگر انڈیا اور پاکستان میں جنگ ہوئی تو جیتنا انڈیا کا فرض ہے،

قوم میں زندگی کی رمق ہو تو اسے اپنی زندگی اور اپنے وجود کا ثبوت دینا پڑتا ہے، قوم کی عظمت اسی احساس سے ہے مگر ایسا لگتا ہے جیسے پاکستان میں قوم کا وجود ہی نہیں اس لئے کہ جس ملک اور قوم کے ساتھ ۳۷ سال سے اس کے قائدین آنکھ مچولیاں کھیل رہے ہوں اگر وہ واقعی زندہ ہوتی تو ملک میں جو کچھ ہوا ہے اس کی نوبت ہی نہ آتی مگر جس ملک کے باشندے بے حس بے بس اور بے ارادہ ہوں وہ کیا کسی غدار اور مکار کو سزا دیں گے بلکہ وہ خود ساری عمر اپنے کئے کی سزا بھگتتے رہیں گے یہاں تک کہ ایک بہت بڑا عذاب آ کر ان کو صفحۂ ہستی سے ہی مٹا دے گا، شاید کسی کا عبرت ناک انجام دیکھ کر ہمیں بھی توبہ کی توفیق ہو جائے آج سے پندرہ بیس برس پہلے افغانستان کے باشندے بھی اسی طرح فریب خوردہ اور غافل تھے جس طرح ہم ہیں۔ وہ صرف اپنے حکمرانوں کی ہاں میں ہاں ملاتے تھے ہر بے ایمانی اور بد دیانتی کو اور ہر مکر اور فریب کو اپنی قوم اور ملک کے خلاف سمجھتے ہوئے اس کو صرف چند بدنام حکمرانوں کی خاطر برداشت کرتے رہے چلتی کا نام گاڑی کے مصداق ہر آدمی صرف اپنی جیب اور اپنے پیٹ کی طرف دیکھتا تھا، ہماری طرح ان کو بھی اللہ پاک نے بہت مواقع فراہم کئے مگر انہوں نے یہ طے کر رکھا تھا کہ اپنی روش کو ہرگز نہیں بدلنا، جس طرح ہمیں اللہ پاک تیس سال سے سمجھا رہے ہیں کہ اے اہل پاکستان اپنی آنکھوں کو کھولو، دیکھو تمہاری یہ ناؤ طوفانوں کی طرف جا رہی ہے، مگر تھوڑی دیر کے لئے آنکھوں کو کھول کر پھر بند کر دیتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ ہمیں کچھ بھی نہ ہوگا، بالکل اسی طرح ایک دن افغانستان والے بھی اپنی غیر جانبداری اور اپنے ملک کے امن پہ فخر کرتے تھے، جس کی بناء پکڑی ہوئی تھی وہ افغانستان جایا کرتا تھا وہ بھی ہماری طرح اپنے آپ کو سچے مسلمان سمجھتے تھے، مگر ان کی زندگی بھی سرتاپا ہماری طرح اسلام کے سچے اصولوں کے خلاف گزرتی تھی ہر کام رشوت پہ ہوتا تھا۔ ہر کرسی پر غیر ملکی جاسوس سوار تھے، بالکل ہماری طرح جیسے ہمارا ملک غیر ملکی جاسوسوں سے پیدائش کے وقت سے ہی بھرا پڑا ہے اسی طرح افغانستان تھا، وہ بھی مسلمان تھے، وہ بھی مسلمان ہیں، وہ بھی چور تھے اور ہم بھی چور ہیں، وہ بھی ملک کے ہر دفتر اور خزانے کو لوٹتے تھے اور ہم بھی ملک کے ہر دفتر اور ہر کرسی کو لوٹتے ہیں، پاکستان کی ہر کرسی اور ہر محکمہ افسروں اور ملازموں کی کمائی کا ذریعہ ہے اور ہر نیا قانون جو عوام کے فائدے اور آسانی کے لئے جاری کیا جاتا ہے وہ الٹا سختی اور مزید رشوت کا سبب بنتا ہے اور سرکاری عملے کی مزید کمائی کا ذریعہ بنتا ہے، نہ افغانستان کی اصلاح کی کوئی صورت نظر آتی تھی، اور نہ آج ہمارے اصلاح کی کوئی صورت نظر آتی ہے، ملک مجبور ہے، اور مجبور سے قوم مجبور ہیں، شوریٰ مجبور ہے اور عوام مجبور ہیں، صدر صاحب فرماتے ہیں کہ آوے کا آوا ہی بگڑا ہوا ہے، پھر اصلاح کیسے ہوگی، اور جب اصلاح نہیں ہو سکتی تو ملک کیسے بچے گا، اور جب ملک نہیں بچ سکتا تو یہ جو آج ملک کو دونوں ہاتھوں سے لوٹ رہے ہیں وہ خوش ہو رہے ہیں کہ ہمارا کون کیا بگاڑ سکتا ہے یہ تو ایک دنیا ہے ایسے ہزار آ جائیں، جب بھی ہمارا کاروبار ہلیار رہے گا، پھر ایسوں کے لئے اللہ پاک نے عذاب بھی ایسا ہی رکھا ہے، کہ جس طرح افغانستان کی باری آئی تو جو غدار ۲۵ سال سے اس کو لوٹتے رہے وہ اپنے تمام خزانوں اور جائیدادوں کے ساتھ صرف آدھ گھنٹوں میں مٹی کا ڈھیر بن گئے تھے انقلاب یا خدائی عذاب کے طرف چلے جانے تک اکیلا انسان صرف کابل شہر میں ہلاک ہو گئے تھے جس میں اکثریت ان راشی افسروں کی تھی جو عذاب کا ذریعہ بنے تھے اور اب تک ملک کا تمام غدار انتظامیہ کا روس نے صفایا کر دیا ہے کیونکہ روس ان غداروں کو بھی اپنے استعمال میں نہیں لاتا جن کو وہ اپنے ملک اور قوم کے خلاف غداری میں استعمال کر لیتا ہے، خدا کرے کبھی ہم پر یہ وقت نہ آئے لیکن میں صدق دل سے محسوس کرتا ہوں کہ ہمیں مجموعی لحاظ سے اپنے کردار کی اصلاح کرنی ہوگی تبھی یہ ممکن ہو سکتا ہے کہ ہم ایک باوقار قوم کی حیثیت سے زندہ رہ سکیں۔

سچی باتیں

(از مولانا عبدالماجد دریابادی مرحوم)

آپ کو جب کبھی کسی اجنبی مقام میں سفر کرنے کا اتفاق ہوتا ہو، تو اس کے لیے کتنا اہتمام اور کتنی تیاریاں ہوا کرتی ہیں۔ اول کے کیا کیا ہت ہیں، کتنا کرایہ پڑے گا، سامان سفر کیا کیا اور کس کس قسم کا ہونا چاہیے، راستہ میں کھانے پینے کی کیا صورت ہوگی، وقت کتنا صرف ہوگا، راستہ میں سہولتیں کیونکر پیدا ہوں گی، منزل مقصود پہنچ کر ٹھہرنے کا کیا بندوبست ہوگا، وہاں کا موسم اور دیگر حالات کیا ہوں گے، عدم موجودگی میں گھر کی دیکھ بھال کون کرے گا، یہ اور اسی قسم کے دوسرے سوالات، ہر اجنبی مقام کو سفر کرتے ہوئے، آپ کے دل میں پیدا ہوتے ہیں یا نہیں؟ پھر جس نسبت سے وہ مقام آپ کے لیے زیادہ اجنبی و ناما نوس ہو، اسی نسبت سے ان کے حل میں دشواریاں ہوتی ہیں اور جس نسبت سے وہ مقام آپ کے لیے مانوس و مالوف ہو، اسی نسبت سے ان کے حل کرنے میں سہولتیں رہتی ہیں۔ یہ واقعہ ہے یا نہیں؟

لیکن جو سفر آپ کے لیے سب سے زیادہ قطعی اور یقینی ہے، جس سفر سے بچنا ممکن ہی نہیں، جس سفر کا اختیار کرنا آپ کی مرضی و ارادہ کے ماتحت نہیں، جو سفر آپ کو اکیلا ہی اور بغیر کسی سابق اطلاع کے کرنا ہوگا، جس سفر میں آپ کے لیے اپنے کسی عزیز و دوست، ملازم کو بطور رفیق ساتھ رکھنا ناممکن ہوگا، جس سفر کے لیے ہر قسم کے بیگ، بستر، دری اور کمل، ناشتہ دان اور ٹفن باسکٹ، سوٹ کیس، ٹرنک قطعاً بے کار ثابت ہوں گے، جس سفر پر مجبور کرتے وقت آپ کی ذاتی مصلحتوں اور سہولتوں پر (آپ کی رائے کے مطابق) ہرگز نظر نہ کی جائے گی، جو سفر آپ کو ایک شہر سے دوسرے شہر، ایک صوبے سے دوسرے صوبے، ایک ملک سے دوسرے ملک نہیں بلکہ ایک عالم سے نکال کر چشم زدن میں دوسرے عالم میں پہنچا دے گا، آپ نے کبھی اس سفر کی اہمیت پر غور کیا ہے؟ آپ کبھی اس سفر کی تیاریوں کو اپنے دھیان میں لاتے ہیں؟ کبھی اس سفر کی دشواریاں آپ کے دل میں خوف پیدا کرتی ہیں؟ کبھی اس سفر کی سہولتیں آپ کے دل میں شوق کو بڑھاتی ہیں؟

آپ نے کبھی اس سب سے اچھے اور سب سے سچے مسافر کا قول سنا ہے کہ جو کوئی اس سفر کے خاتمہ یعنی اللہ کے دربار میں حاضری کو دوست رکھے گا، اللہ خود اس کی حاضری کو دوست رکھنے لگے گا اور جو کوئی اس سفر کے خاتمہ یعنی اللہ کے دربار میں حاضری کو ناگوار سمجھے گا، اللہ اس کی حاضری کو ناپسند فرمانے لگے گا۔ اس ارشاد کو سن کر آپ کے دل نے کیا اثر لیا؟ آپ کی عقل نے آپ کو کیا مشورہ دیا؟ آپ کی بصیرت نے آپ کے لیے کون سی راہ کھولی؟ آیا اس سفر کو بھلائے رکھنا دانش مندی ہے یا اسے یاد رکھ کر ہر وقت اس کی تیاریوں میں لگے رہنا؟ آیا اس منزل کو پہلے سے مانوس و مالوف بنا لینا، یا اس راہ کی دشواریوں کو اپنے حق میں بڑھا لینا؟ آیا اس سفر کے سب سے بڑے رہنما کی ہدایتوں پر اپنے امکان بھر عمل کر کے آگ کے شعلوں اور انگاروں کو اپنے حق میں گل و گلزار بنا لینا، یا غفلت، ضد اور سرکشی سے کام لے کر منزل کی آسائشوں سے لطف اٹھانے کی قابلیت ہی اپنے میں باقی نہ رکھنا؟ آیا موجودہ زندگی کو اس آئندہ زندگی کا محض پیش خیمہ و مقدمہ سمجھنا یا "آج" کی لذتوں میں مشغول و منہمک ہو کر "کل" کے خیالات کو وہم و خرافات کے درجہ پر رکھنا؟

تراشے

مرسلہ: تنویر اختر

ہر نوجوان اپنے شریک حیات کے بارے میں ایک تصور قائم کر لیتا ہے اور پوری شدت کے ساتھ یہ چاہتا ہے کہ اس کے ہمسفر میں وہ تمام خصوصیات اور صفات موجود ہوں جن کا تصور اس نے ایک مدت سے قائم کر رکھا ہے، یعنی ہم کسی انسان کے بجائے اپنے آئیڈیل سے شادی کرنا چاہتے ہیں۔

کیا اس دنیا میں ہمیں اپنا آئیڈیل مل سکتا ہے؟ جی نہیں! کیونکہ حقیقت اور آئیڈیل کے درمیان ہمیشہ ایک فاصلہ ہوتا ہے۔

کرنیں

شمیم نازلی —

آہ یہ چاہتیں بھی کتنی عجیب ہیں کسی کو ذہنی طور پہ اور کسی کو روحانی طور پہ مردہ کر دیتی ہیں۔ کمزور دل تو جسمانی طور پر ختم ہو کر اس جہان سے کوچ کر جاتے ہیں۔

نام لطیف —

نیلی چادر، جسے نادان آسمان کہتا ہے۔ لیکن میں اسے آسمان نہیں بلکہ بدبخت اور بدنصیب انسانوں اور خدا کے درمیان ایک پردہ سمجھتا ہوں جس سے ٹکرا کر دعائیں پاش پاش ہو جایا کرتی ہیں۔ کوئی شاید نہ بھی مانے لیکن میرا ایمان ہے کہ دعا کے لئے اٹھنے والے ہاتھ، رونے والی آنکھیں، لرزنے والے ہونٹ صرف اور صرف غریبوں، بدنصیبوں اور بے کسوں کے ہی ہوا کرتے ہیں۔ پُرسکون اور خوش بخت لوگ تو دعا کی تکلیف ہی نہیں اٹھاتے۔ بلکہ دعا کے لئے اٹھے ہوئے ہاتھوں پر مسکرایا کرتے ہیں۔

زرینہ —

جھوٹ ایک قابل نفرت فعل ہے جو کبھی چھپ نہیں سکتا اور کسی نہ کسی صورت میں سامنے ضرور آتا ہے۔ جھوٹ امر بیل کی مانند ہے جو زندگی کی تمام نیکیوں کو چوس لیتا ہے۔ اس کے برعکس سچائی نیکی کی طرف لے جاتی ہے۔ انسان کے چہرے کا نکھار سچائی میں ہے۔ حق گوئی انسان کی ہمت و جرأت کا سچا ثبوت ہے۔

ایم ناز بیگ —

زندگی اور موت کی حقیقت اتنی سخت ہے کہ ہم بذاتِ خود دھوکہ میں آ کر زندگی کو ایک دھوکہ سمجھتے ہیں، حقیقتاً اگر پھول کے ساتھ کانٹے، دن کے ساتھ رات، خوشی کے ساتھ غم، فراز کے ساتھ نشیب اور زندگی کے ساتھ موت نہ ہوتی تو زندگی زندگی نہ ہوتی!

محمد حسین جہلمی —

ہر وہ لمحہ خوبصورت ہوتا ہے جس کی تاثیر ضائع نہ ہو جس طرح کئی لوگ زندگی پر اثر ڈالتے ہیں۔ اور ان کی اپنا کوئی نقش ان کی ایک پہچان ہوتا ہے۔ اسی طرح زندگی خوبصورت ہوتے ہیں۔ وہ دکھ کے لمحات خوشی، امید یا مایوسی کے ان کی بھی ایک شناخت ہوتی ہے۔

ایم شکور راجہ —

یہ دنیا بھی کس قدر عجیب ہے کہ ہم جب دلہنوں کی بات کرتے ہیں تو ان کے خوبصورت اور پیارا ہونے کی بات پوچھتے ہیں۔ کیا ہم سب خوبصورت اور پیاری دلہنوں کے متلاشی ہیں! افسوس صد افسوس اس معاشرے کے نوجوانوں کو کیا ہوا۔

سعد اختر —

عورت ایک بیل ہے جو خشک درخت کے گرد لپٹ کر اسے تازگی اور زندگی بخشتی ہے وہ ایک صنف ہے کہ محبت کی لپٹ سے ہو کو گھیر لیتی ہے۔ بغیر عورت کے مرد مثل ریگستان ہے۔

ایم الیس جعفر —

پہاڑوں سے گرے ہوئے تو شاید پھر اٹھ کر ہوتے ہیں مگر جب دل سے اتر جائیں اور نگاہوں سے گر جائیں تو پھر کبھی نہیں اٹھ سکتے۔

ایم صادق ملک —

آنسو قدرت کا ایسا انمول تحفہ ہے کہ جس کو بہا کر انسان بڑی آسانی سے غم کا بوجھ ہلکا کر لیتا ہے۔

فرخانہ —

قومیں صرف بیرونی جارحیت سے ہلاک نہیں ہوتیں جب تک ان کا ذہنی حصار قائم رہتا ہے وہ کسی بڑی شکست کو بھی اپنی آخری شکست تسلیم نہیں کرتیں۔

مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی (مرحوم)

رمضان

نیکیوں کے فروغ کا موسم

ہر اُمت پر روزہ فرض کیا گیا!

ارکانِ اسلام میں دوسری عبادت جو اللہ تعالیٰ نے آپ پر فرض کی ہے روزہ ہے۔ روزہ سے مراد یہ ہے کہ صبح سے شام تک آدمی کھانے پینے اور مباشرت سے پرہیز کرے۔ نماز کی طرح یہ عبادت بھی ابتداء سے تمام پیغمبروں کی شریعت میں فرض رہی ہے۔ پچھلی جتنی اُمتیں گزری ہیں سب اسی طرح روزے رکھتی تھیں جس طرح آج اُمتِ محمدیؐ رکھتی ہے۔ البتہ روزوں کے احکام اور روزوں کی تعداد اور روزے رکھنے کے زمانے میں شریعتوں کے درمیان فرق رہا ہے۔ آج بھی ہم دیکھتے ہیں کہ اکثر مذاہب میں روزہ کسی نہ کسی شکل میں ضرور موجود ہے اگرچہ لوگوں نے اپنی طرف سے بہت سی باتیں ملا کر اس کی شکل بگاڑ دی ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہوا ہے۔ یاایھا الذین آمنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم۔ یعنی اے مسلمانو! تم پر روزہ اسی طرح فرض کیا گیا ہے جس طرح تم سے پہلے اُمتوں پر فرض کیا گیا تھا۔ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جتنی شریعتیں آئی ہیں وہ کبھی روزے کی عبادت سے خالی نہیں رہیں۔

روزہ کیوں فرض کیا گیا؟

غور کیجئے کہ آخر روزے میں کیا بات ہے جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اس عبادت کو ہر زمانے میں فرض کیا ہے؟

مقصودِ زندگی بندگیٔ رب

اس سے پہلے کئی مرتبہ آپ سے بیان کر چکا ہوں کہ اسلام کا اصل مقصد انسان کی پوری زندگی کو اللہ تعالیٰ کی عبادت بنا دینا ہے۔ انسان عبد یعنی بندہ پیدا ہوا ہے اور عبدیت یعنی بندگی اس کی عین فطرت ہے۔ اس لئے عبادت یعنی خیال و عمل میں اللہ کی بندگی کرنے سے کبھی ایک لمحہ کے لئے بھی اس کو آزاد نہ ہونا چاہئے۔ اسے اپنی زندگی کے ہر معاملے میں ہمیشہ اور ہر وقت یہ دیکھنا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کس چیز میں ہے اور اس کا غضب اور ناراضگی کس چیز میں۔ پھر جس طرف اللہ کی رضا ہو ادھر جانا چاہئے۔ اور جس طرف اس کا غضب اور اس کی ناراضگی ہو اس سے یوں بچنا چاہئے جیسے آگ کے انگارے سے کوئی بچتا ہے جو طریقہ اللہ نے پسند کیا ہو اسی پر چلنا چاہئے۔ اور جس طریقے کو اس نے پسند نہ کیا ہو اس سے بھاگنا چاہئے۔ جب انسان کی پوری زندگی اس رنگ میں رنگ جائے تب سمجھو کہ اس نے اپنے مالک کی بندگی کا حق ادا کیا۔ اور وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون "میں نے جن اور انسانوں کو اس کے سوا اور کسی کام کے لئے پیدا نہیں کیا ہے کہ وہ میری بندگی کریں" کا منشا پورا ہو گیا۔

عبادات۔ بندگی کی تربیت

یہ بات بھی اس سے پہلے میں بیان کر چکا ہوں کہ نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ کے نام سے جو عبادتیں ہم پر فرض کی گئی ہیں ان کا اصل مقصد اسی بڑی عبادت کے لئے ہم کو تیار کرنا ہے۔ ان کو فرض کرنے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اگر تم نے دن میں پانچ وقت رکوع اور سجدہ کر لیا، اور رمضان میں تیس دن تک صبح سے شام تک بھوک پیاس برداشت کر لی اور مالدار ہونے کی صورت میں سالانہ زکوٰۃ ادا کر دی اور عمر میں ایک مرتبہ حج ادا کر دیا تو اللہ کا جو کچھ حق تم پر تھا وہ ادا ہو گیا اور اس کے بعد تم اس کی بندگی سے آزاد ہو گئے کہ جو چاہو کرتے پھرو بلکہ دراصل ان عبادتوں کو فرض کرنے کی غرض یہ ہے کہ ان کے ذریعے سے آدمی کی تربیت کی جائے اور اس کو اس قابل بنا دیا جائے کہ اس کی پوری زندگی اللہ کی عبادت بن جائے۔ آئیے اب اسی مقصد کو سامنے رکھ کر ہم دیکھیں کہ روزہ کس طرح آدمی کو اس بڑی عبادت کے لئے تیار کرتا ہے۔

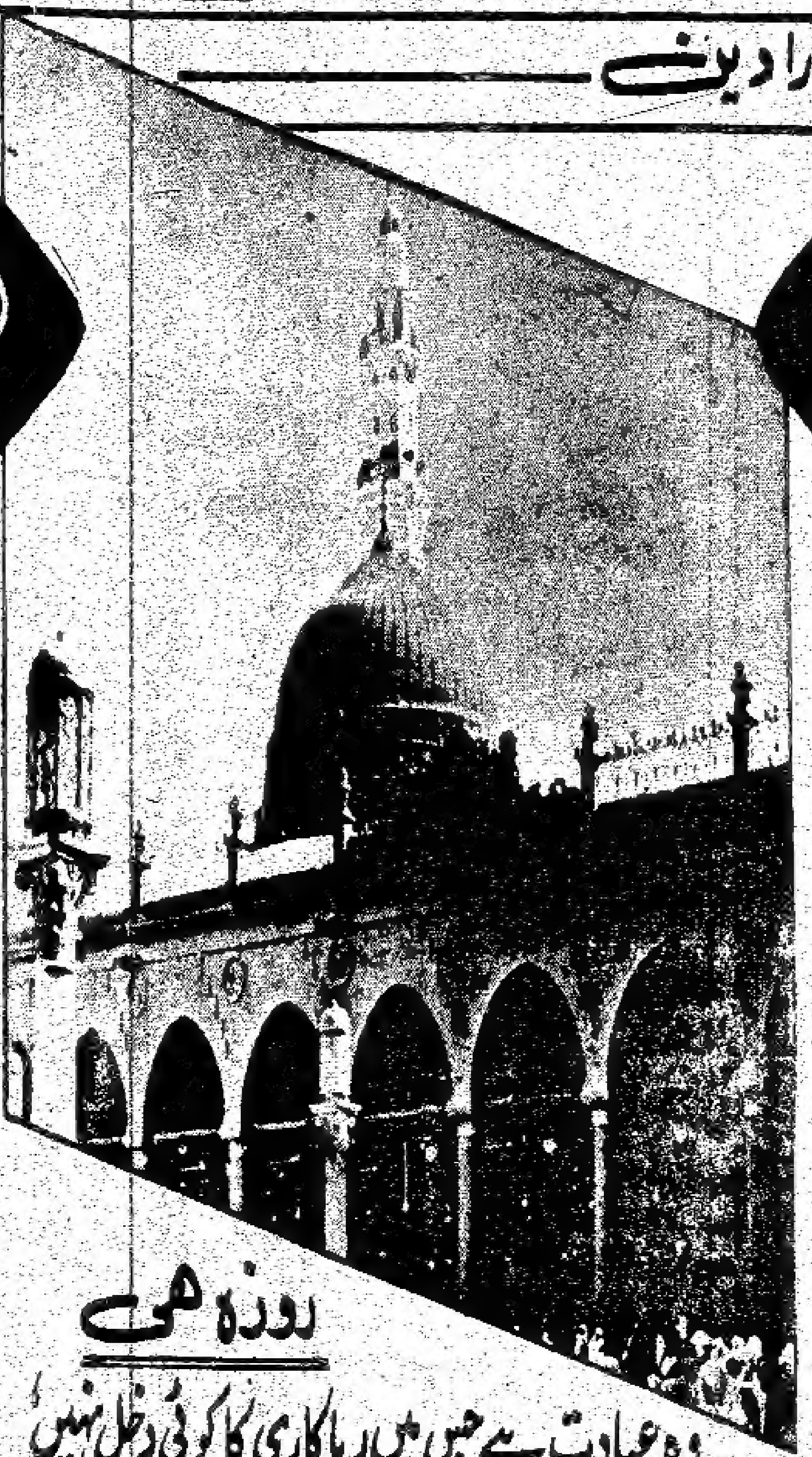

روزہ ہی وہ عبادت ہے جس میں ریاکاری کا کوئی دخل نہیں

روزہ مخفی عبادت ہے

روزے کے سوا دوسری جتنی عبادتیں ہیں وہ کسی نہ کسی ظاہری حرکت سے ادا کی جاتی ہیں مثلاً نماز میں آدمی اٹھتا اور بیٹھتا اور رکوع اور سجدہ کرتا ہے جس کو ہر شخص دیکھ سکتا ہے۔ حج میں ایک لمبا سفر کر کے جاتا ہے اور پھر ہزاروں لاکھوں آدمیوں کے ساتھ سفر کرتا ہے۔ زکوٰۃ بھی کم از کم ایک شخص دیتا ہے اور دوسرا شخص لیتا ہے ان سب عبادتوں کا حال چھپ نہیں سکتا۔ اگر آپ ادا کرتے ہیں تب بھی دوسروں کو معلوم ہو جاتا ہے اگر ادا نہیں کرتے تب بھی لوگوں کو خبر ہو جاتی ہے۔ اس کے برخلاف روزہ ایسی عبادت ہے جس کا حال خدا اور بندے کے سوا کسی پر کھل نہیں سکتا ایک شخص سب کے سامنے سحری کھائے اور افطار کے وقت تک ظاہر میں کچھ نہ کھائے پئے مگر چھپ کر پانی پی جائے یا کچھ چوری چھپے کھا پی لے تو خدا کے سوا کسی کو بھی اس کی خبر نہیں ہو سکتی۔ ساری دنیا یہی سمجھتی رہے گی کہ وہ روزے سے ہے۔ اور حقیقت میں وہ روزے سے نہ ہوگا۔

روزہ۔ ایمان کی مضبوطی کی علامت

روزے کی اس حیثیت کو سامنے رکھ کر پھر غور کیجئے کہ جو شخص حقیقت میں روزہ رکھتا ہے اور اس میں چوری چھپے بھی کچھ نہیں کھاتا پیتا، سخت گرمی کی حالت میں بھی، جب کہ پیاس سے حلق چٹخا جاتا ہو، پانی کا ایک قطرہ حلق سے نیچے نہیں اتارتا، سخت بھوک کی حالت میں بھی جب کہ آنکھوں میں دم آ رہا ہو، کوئی چیز کھانے کا ارادہ تک نہیں کرتا، اسے اللہ تعالیٰ کے عالم الغیب ہونے پر کتنا ایمان ہے۔ کس قدر زبردست یقین کے ساتھ وہ جانتا ہے کہ اس کی کوئی حرکت چاہے ساری دنیا سے چھپ جائے مگر اللہ سے نہیں چھپ سکتی۔ کیسا خوفِ خدا اس کے دل میں ہے کہ بڑی سے بڑی تکلیف اٹھاتا ہے مگر اللہ کے خوف کی وجہ سے کوئی ایسا کام نہیں کرتا جو اس کے روزے کو توڑنے والا ہو۔ کس قدر مضبوط اعتقاد ہے اس کو آخرت کی جزا پر کہ مہینے بھر میں وہ کم از کم تین سو ساٹھ گھنٹے کے روزے رکھتا ہے۔ اور اس دوران میں کبھی ایک لمحہ کے لئے بھی اس کے دل میں آخرت کے متعلق شک کا شائبہ تک نہیں آتا۔ اگر اسے اس بات میں ذرا بھی شک ہوتا کہ آخرت ہوگی یا نہ ہوگی اور اس میں عذاب و ثواب ہوگا یا نہ ہوگا تو وہ کبھی اپنا روزہ پورا نہیں کر سکتا۔ شک آنے کے بعد یہ ممکن نہیں ہے کہ آدمی خدا کے حکم کی تعمیل میں کچھ نہ کھانے اور نہ پینے کے ارادے پر قائم رہ جائے۔

ایک ماہ کی مسلسل ٹریننگ!

اس طرح اللہ تعالیٰ ہر سال کامل ایک مہینے تک مسلمان کے ایمان کو مسلسل آزمائش میں ڈالتا ہے اور اس آزمائش میں جتنا جتنا آدمی پورا اترتا جاتا ہے اتنا ہی اس کا ایمان مضبوط ہوتا جاتا ہے یہ گویا آزمائش کی آزمائش ہے اور ٹریننگ کی ٹریننگ۔ آپ جب کسی شخص کے پاس امانت رکھواتے ہیں تو گویا اس کی ایمانداری کی آزمائش کرتے ہیں اگر وہ اس آزمائش میں پورا اترے اور امانت میں خیانت نہ کرے تو اس کے اندر امانتوں کا بوجھ سنبھالنے کی اور زیادہ طاقت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور وہ زیادہ امین بنتا چلا جاتا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے بھی مسلسل ایک مہینہ تک روزانہ بارہ بارہ چودہ چودہ گھنٹے تک آپ کے ایمان کو کڑی آزمائش میں ڈالتا ہے اور جب اس آزمائش میں آپ پورا اترتے ہیں تو آپ کے اندر اس بات کی مزید قابلیت پیدا ہونے لگتی ہے کہ اللہ تعالیٰ سے ڈر کر دوسرے گناہوں سے بھی پرہیز کریں اللہ کو عالم الغیب جان کر چوری چھپے بھی اس کے قانون کو توڑنے سے بچیں اور ہر موقع پر قیامت کا وہ دن آپ کو یاد آ جایا کرے جب سب کچھ کھل جائے گا۔ اور بغیر کسی رو رعایت کے بھلائی کا بھلا اور برائی کا برا بدلہ ملے گا۔ یہی مطلب ہے اس آیت کا: یاایھا الذین آمنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون۔ (البقرہ ۱۸۳) (اے اہلِ ایمان! تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے۔ شاید کہ تم پرہیزگار بنو۔)

اطاعت کی طویل مشق!

روزے کی ایک دوسری خصوصیت بھی ہے اور وہ

روزہ ایمان کی علامت

یہ ہے کہ ایک لمبی مدت تک شریعت کے احکام کی لگاتار اطاعت کراتا ہے نماز کی مدت ایک وقت میں چند منٹ سے زیادہ نہیں ہوتی زکوٰۃ ادا کرنے کا وقت سال میں صرف ایک بار آتا ہے۔ حج میں البتہ لمبی مدت صرف ہوتی ہے مگر اس کا موقع ساری عمر میں صرف ایک دفعہ آتا ہے۔ اور وہ بھی سب کے لئے نہیں ان سب کے برخلاف روزہ ہر سال پورے ایک مہینے تک شب و روز شریعتِ محمدیؐ کے اتباع کی مشق کراتا ہے۔ صبح سحری کے لئے اٹھو، ٹھیک فلاں وقت پر کھانا پینا سب بند کر دو، دن بھر فلاں فلاں کام کر سکتے ہو اور فلاں فلاں کام نہیں کر سکتے، شام کو ٹھیک فلاں وقت پر افطار کرو، پھر کھانا کھا کر آرام لو، پھر تراویح کے لئے دوڑو۔ اس طرح ہر سال کامل مہینہ بھر صبح سے شام تک اور شام سے صبح تک مسلمان کو مسلسل فوجی سپاہیوں کی طرح پورے قاعدے اور ضابطے میں باندھ کر رکھا جاتا ہے اور پھر گیارہ مہینے کے لئے اسے چھوڑ دیا جاتا ہے تاکہ جو تربیت اس ایک مہینے میں اس نے حاصل کی ہے، اس کے اثرات ظاہر ہوں۔ اور جو کمی پائی جائے اور پھر دوسرے سال کی ٹریننگ میں پوری کی جائے۔

تربیت کیلئے سازگار اجتماعی ماحول

اس قسم کی تربیت کے لئے ایک ایک شخص کو الگ الگ کر کے تیار کرنا کسی طرح مفید نہیں ہوتا۔ فوج میں بھی آپ دیکھتے ہیں کہ ایک ایک شخص کو الگ الگ قواعد نہیں کرائی جاتی۔ بلکہ پوری فوج کی فوج ایک ساتھ قواعد کرتی ہے سب کو ایک ہی وقت بگل کی آواز کے ساتھ اٹھنا اور اس کی آواز پر کام کرنا ہوتا ہے تاکہ ان میں جماعت بن کر متفقہ کام کرنے کی عادت ہو۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ سب ایک دوسرے کی تربیت میں مددگار بھی ہوں یعنی ایک شخص کی تربیت میں جو کچھ نقصان رہ جائے اس کی کمی کو دوسرا اور دوسرے کی کمی کو تیسرا پورا کر دے۔ اسی طرح اسلام میں بھی رمضان کا مہینہ روزے کی عبادت کے لئے مخصوص کیا گیا اور تمام مسلمانوں کو حکم دیا گیا کہ ایک وقت میں سب کے سب مل کر روزہ رکھیں اس حکم نے انفرادی عبادت کو اجتماعی عبادت بنا دیا۔ جس طرح ایک کے عدد کو لاکھ سے ضرب دو تو لاکھ کا زبردست عدد بن جاتا ہے اسی طرح ایک ایک شخص کے روزہ رکھنے سے جو اخلاقی اور روحانی فائدے ہو سکتے ہیں لاکھوں کروڑوں آدمیوں کے مل کر روزہ رکھنے سے وہ لاکھوں کروڑوں گنا زیادہ بڑھ جاتے ہیں رمضان کا مہینہ پوری فضا کو نیکی اور پرہیزگاری کی روح سے بھر دیتا ہے۔ پوری قوم میں گویا تقویٰ کی کھیتی سرسبز ہو جاتی ہے ہر شخص نہ صرف گناہوں سے بچنے کی کوشش کرتا ہے بلکہ اگر اس میں کوئی کمزوری ہوتی ہے تو اس کے دوسرے بہت سے بھائی جو اسی کی طرح روزہ دار ہیں اس کے پشت پناہ بن جاتے ہیں ہر شخص کو روزہ رکھ کر گناہ کرتے ہوئے شرم آتی ہے اور ہر ایک کے دل میں خود بخود یہ خواہش ابھرتی ہے کہ کچھ بھلائی کے کام کرے، کسی غریب کو کھانا کھلائے، کسی ننگے کو کپڑا پہنائے، کسی مصیبت زدہ کی مدد کرے۔ کسی جگہ اگر کوئی نیک کام ہو رہا ہو تو اس میں حصہ لے اور اگر کہیں اعلانیہ بدی ہو رہی ہو تو اسے روکنے کی اور تقویٰ کا ایک عام ماحول پیدا ہو جاتا ہے اور بھلائیوں کے پھلنے پھولنے کا موسم آ جاتا ہے جیسے آپ دیکھتے

روزہ انسان کو پوری زندگی خدا کی مرضی کے مطابق بسر کرنے کی تربیت دیتا ہے

ہیں کہ ہر غلہ اپنا موسم آنے پر خوب پھلتا پھولتا ہے اور ہر طرف کھیتوں پر چھایا ہوا نظر آتا ہے اسی بنا پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کل عمل ابن آدم یضاعف الحسنۃ بعشر امثالھا الی سبع مائۃ ضعف قال اللہ تعالیٰ الا الصوم فانہ لی وانا اجزی بہ (آدمی کا ہر عمل خدا کے ہاں کچھ نہ کچھ بڑھتا ہے، ایک نیکی دس گنی سے سات سو گنی تک پھلتی پھولتی ہے مگر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ روزہ اس سے مستثنیٰ ہے وہ خاص میرے لئے ہے اور میں اس کا جتنا چاہتا ہوں بدلہ دیتا ہوں)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نیکی کرنے والے کی نیت اور نیکی کے نتائج کے لحاظ سے تمام اعمال پھلتے پھولتے ہیں انسان کی ترقی کے لئے ایک حد ہے مگر روزے کی ترقی کے لئے کوئی حد نہیں رمضان چونکہ خیر اور صلاح کے پھلنے پھولنے کا موسم ہے اور اس موسم میں ایک شخص نہیں بلکہ لاکھوں کروڑوں مسلمان مل کر اس نیکی کی کھیتی کو پانی دیتے ہیں اس لئے یہ بے حد حساب بڑھ سکتا ہے جتنی زیادہ نیک نیتی کے ساتھ اس مہینے میں عمل کرو گے، جس قدر زیادہ برکتوں سے خود فائدہ اٹھاؤ گے اور اپنے دوسرے بھائیوں کو فائدہ پہنچاؤ گے اور پھر جس قدر زیادہ اس مہینے کے اثرات بعد کے گیارہ مہینوں میں باقی رکھو گے اتنا ہی یہ پھلے پھولے گا اور اس کے پھلنے پھولنے کی کوئی انتہا نہیں ہے۔ تم خود اپنے عمل سے اس کو محدود کر لو تو یہ تمہارا اپنا قصور ہے۔

عبادات کے نتائج اب کہاں ہیں

روزے کے اثرات اور یہ نتائج سن کر آپ میں سے ہر شخص کے دل میں یہ سوال پیدا ہوگا کہ یہ اثرات آج کہاں ہیں ہم روزے بھی رکھتے ہیں اور نمازیں بھی پڑھتے ہیں۔ مگر یہ نتیجے جو تم بیان کرتے ہو ظاہر نہیں ہوتے اس کی وجہ تو میں آپ سے پہلے بیان کر چکا ہوں اور وہ یہ ہے کہ اسلام کے اجزاء کو الگ الگ کر دینے کے بعد اور بہت سی نئی چیزیں اس میں ملا دینے کے بعد آپ ان نتائج کی توقع نہیں کر سکتے جو پورے نظام کو بندگی میں ملا کر صورت ہی میں ظاہر ہوتے ہیں اس کے علاوہ دوسری وجہ یہ ہے کہ عبادات کے متعلق آپ کا نقطۂ نظر بدل گیا ہے اب آپ یہ سمجھنے لگے ہیں کہ محض صبح سے شام تک کچھ نہ کھانے اور نہ پینے کا نام عبادت ہے اور جب یہ کام آپ نے کر لیا تو عبادت پوری ہو گئی۔ اسی طرح دوسری عبادتوں کی بھی محض ظاہری شکل کو آپ عبادت سمجھتے ہیں اور عبادت کی اصلی روح جو آپ کے ہر عمل میں ہونی چاہئے اس سے عام طور پر آپ کے ۹۹ فیصد کی بلکہ اس سے بھی زیادہ آدمی غافل ہیں اسی وجہ سے یہ عبادات اپنے پورے نتائج نہیں دکھاتیں کیونکہ اسلام میں تو نیت اور فہم اور سوجھ بوجھ ہی پر سب کچھ منحصر ہے۔

قابلِ پرستش

خوب صورتی اور بد صورتی سب فانی چیزیں ہیں۔ ان چیزوں کی طلب کی جا سکتی ہے پرستش نہیں کی جا سکتی۔ قابلِ پرستش تو وہ لوگ ہیں جو حسنِ اخلاق کی دولت سے مالا مال ہیں۔ انسان کے اچھے اعمال اسے حُسن عطا کرتے ہیں۔

— فیض نیازی۔

اگر کوئی سخت گناہ گار آدمی بھی خلوص اور عجز و نیاز کے ساتھ بھگوان کی طرف لوٹتا ہے تو اسے پرہیزگار اور ولی سمجھو۔
(بھگوت گیتا)

پاکستان کے فاسٹ بالر

کون تیز تر، کون بہتر؟

وکٹوں کے پیچھے کھڑے ہوتے ہوئے، بالروں کے بارے میں بہت کچھ لکھا اور کہا جا چکا ہے۔ اس وقت ہمارے جو احساسات کیا ہوتے ہیں جب ہم فاسٹ بالروں کی گیندیں روکتے یا پکڑتے ہیں جو طوفانی رفتار سے کرائی جاتی ہیں۔ جب یہ ہمارے پنجے کی گرفت میں آتی ہیں تو یوں محسوس ہوتا ہے جیسے کسی نے ہتھوڑے سے ہتھیلی پر ضرب لگائی ہے۔ میں ۱۹۶۷ء سے ٹیسٹ کرکٹ میں حصہ لے رہا ہوں اس دوران پاکستان کی طرف سے کئی فاسٹ بالروں کی گیندوں پر میں نے کیپنگ کی ہے لیکن طویل عرصہ تک وکٹوں کے پیچھے ہونے والے تجربے اور مشاہدے کے بعد میں ان تمام بالروں میں عمران، سرفراز، سکندر بخت کو بہترین تصور کرتا ہوں۔ اسپیڈ میں عمران، کٹ اور سوئنگ میں ماہر سکندر و سرفراز بلاشبہ پاکستان کی طرف سے پیش ہونے والے فاسٹ بالروں میں بہترین قرار دینے کی میری اس رائے سے آپ بھی اتفاق کریں گے۔

حالیہ سیزن کے دوران یہ احساس مجھ پر حاوی رہا جب ہم نے ویسٹ انڈیز جیسی ٹیم کے بالروں کو جن کی پوری دنیا میں معلوم بھی ہوا ہے، پاکستان میں اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ اور یہ اچھی طرح جان لیا کہ فاسٹ بالنگ کی قدر و قیمت کیا ہے اثرات کیا ہیں۔

آج جب میں پاکستان کے فاسٹ بالروں کے بارے میں اپنے احساسات قلم بند کر رہا ہوں تو میری نظریں اپنے ہاتھوں پر اور انگلیوں پر پڑتی ہیں جن میں اب بھی ان انگاروں سے پیدا ہونے والی سوزش کا ہلکا سا اثر محسوس ہوتا ہے جنہیں میں نے لپکا تھا۔ آپ اگر میری انگلیوں اور ہتھیلی پر باریک بینی سے نظر ڈالیں تو آپ کو محسوس ہوگا کہ جیسے ہاتھ پتھر کے بنے ہوئے ہیں۔ جسمانی ساخت کے اعتبار سے مجھے بھاری بھر کم لوگوں میں شمار نہیں کیا جا سکتا۔ میرے ہاتھوں اور پتلی انگلیوں پر نظر ڈالتے ہوئے یہ ہاتھ کچھ عجیب سے محسوس ہوں گے۔ ان کی قدرتی ساخت میں تبدیلی وکٹوں کے پیچھے چودہ سال تک رہنے کا نتیجہ ہے یا خمیازہ۔ یہ آپ فیصلہ کر سکتے ہیں تمام وکٹ کیپروں کی طرح میری انگلیوں کی شکستگی فوری محسوس کی جا سکتی ہے۔ آپ نے اکثر اوقات مجھے اس وقت عجیب و غریب شکلیں بناتے دیکھا ہوگا جب میں ان کی گیندوں کو روکتا ہوں ضرب خواہ جسم کے کسی حصے پر لگے چہرہ پر کرب کا رنگ تو فوراً آ ہی جاتا ہے پھر یہ تو ہاتھ ہیں جسم کا سب سے اہم حصہ بعض اوقات تو میں خود بھی حیرت زدہ رہ جاتا ہوں جب میں یہ سوچتا ہوں کہ میں آخر ان کی گیندوں کو کس طرح روک لیتا ہوں اور ان سے جان بچا کر میں نے کھیل میں حصہ لینا کیوں نہیں چھوڑ دیا......!

لیکن اس وقت تو مجھے یہ رائے دینی ہے کہ ان میں جنہیں میں تین بہترین فاسٹ بالر قرار دیتا ہوں ان میں سب سے بہترین کون ہے۔ میرا ذاتی نظریہ یہ ہے کہ اسپیڈ اور فلائٹ کی اہمیت فاسٹ بالنگ میں سب سے بڑھ کر ہے۔ ان بنیادوں پر کنٹرول کے بغیر کوئی فاسٹ بالنگ میں نام نہیں پیدا کر سکتا۔ عمران خان کو پوری دنیا کے چند گنے چنے تیز رفتار ترین بالروں میں سے ایک شمار کیا جاتا ہے بلاشبہ اس کی اسپیڈ ان تمام بالروں کے مقابلے میں بہتر ہے جن کا

میں نے سامنا کیا ہے کہیں زیادہ ہے ۱۹۷۱ء میں جب اس نے اپنے ٹیسٹ کیریئر کا آغاز کیا تو وہ اس وقت سترہ سال کا ایک نوعمر لڑکا تھا۔ اور اس کا تجربہ اتنا زیادہ نہیں تھا اور جیسا کہ وہ بارہا بتا چکا ہے کہ اس کی خواہش بیٹنگ میں نام پیدا کرنے کی تھی۔ وہ اپنی بالنگ سے اپنے پہلے ٹیسٹ میں متاثر نہیں کر سکا ہو سکتا ہے خواہشات کا جھکاؤ بیٹنگ کی طرف ہونے کی وجہ سے اس طرف توجہ نہ دے سکا ہو یا پھر وہ ابھی خام کی شکل میں تھا۔ یہ اس کی خوش قسمتی تھی کہ کرکٹ کی وجہ سے اسے آکسفورڈ یونیورسٹی میں داخلہ مل گیا اور انگلش سیزن میں کھیلنے سے وہ تجربات حاصل کرتا رہا۔ یہی وجہ تھی کہ جب ۱۹۷۴ء میں دوبارہ قومی کرکٹ ٹیم میں شامل ہوا۔ نسبتاً بہتر شکل میں تھا اور اس وقت کے اوپننگ بالر سرفراز اور آصف مسعود کے لئے وہ بہت زیادہ معاون ثابت ہوا۔ ۷۷-۱۹۷۶ء میں جب پاکستان نے ایک سال میں گیارہ ٹیسٹ کھیلے تو وہ اچھی طرح ایک منجھا ہوا فاسٹ بالر بن چکا تھا اور اسے جب نیوزی لینڈ کے خلاف سرفراز کے ساتھ اوپننگ کے لئے استعمال کیا گیا تو اس کے جوہر کھلنے شروع ہوئے، نیوزی لینڈ کے خلاف سیریز میں اگرچہ اس کی گیندوں پر رنز بھی کافی بنے لیکن پاکستان کی وکٹیں دیکھتے ہوئے اس کی حاصل کی ہوئی ۱۴ وکٹیں شاندار کارکردگی تھی۔ اس کے فوری بعد آسٹریلیا کے دورے میں اس نے اپنا کمال دکھانا شروع کر دیا۔ ایڈیلیڈ میں وکٹ نہ تو پاکستان کے بالروں کا ساتھ دیتا تھا نہ ہی آسٹریلیا کا جس میں للی تھامسن جیسا خوفناک جوڑا گھر کے تعاون کے ساتھ موجود تھا۔ ملبورن میں ہونے والے ٹیسٹ کی دوسری اننگ میں پانچ وکٹیں حاصل کیں۔ اور سڈنی میں اس نے اپنی فاسٹ بالنگ سے آسٹریلیا کے پیس اٹیک کا جواب دیا۔ پاکستان یہ ٹیسٹ آٹھ وکٹوں سے جیت گیا۔ اس میچ کے دوران ایک ایسا مشتعل شخص نظر آ رہا تھا جو اپنے سامنے آنے والی ہر شئی ہر دیوار کو پاش پاش کر دینا چاہتا تھا اس کی بالنگ سے آسٹریلین بڑے گھبرائے ہوئے نظر آ رہے تھے، انہوں نے کئی بار امپائر سے عمران کی شکایت بھی کی۔ للی جس نے اس سیریز کے دوران ہمیں کئی بار باؤنسروں سے ڈرانا چاہا تھا جب اس میچ میں عمران نے باؤنسر کرائے تو للی ایک سہمے ہوئے بچے کی طرح نظر آ رہا تھا۔

اس میچ میں جو ہم جیت گئے تھے عمران نے ۱۲ وکٹیں حاصل کر کے اس میں مرکزی کردار ادا کیا تھا اسی میچ سے پاکستان کا کرکٹ میں وقار بلند ہوا اور عمران کی شہرت کا آغاز ہوا تھا۔ اس

وسیم باری کی خصوصی گفتگو

ہے مثلاً ویسٹ انڈیز کے دورے میں عمران کی پرفارمنس بہت اچھی رہی تھی، اس کے بعد سے اس کی پرفارمنس دن بدن بہتر ہوتی جا رہی ہے۔ دنیا میں تیسرے تیز رفتار ترین بالر عمران کو آپ نے ایک مکمل فاسٹ بالر کی حیثیت سے ویسٹ انڈیز کے خلاف حالیہ سیریز میں دیکھا جو ماضی سے بہت متوازن بالر کی حیثیت سے سامنے آیا۔ جب مردہ وکٹوں پر بھی گیندیں اٹھا آتی ہیں اور اس حربے سے وہ فائدے بھی حاصل کرتا ہے اس کی گیندوں پر چھکا یا چوکا لگانے والے اب یہ جان گئے ہیں کہ اس سے اچھی گیند کیا ہوگی۔

۱۶ ٹیسٹ میچوں میں عمران کی گیندوں پر کیپنگ کے تجربے کی بنا پر میرا خیال ہے عمران کی وہ گیند جو وہ اکثر گڈ لینتھ سے اٹھاتا ہے دنیا کے بہترین بیٹسمینوں کے لئے کھیلنا ناممکن ہو جاتا

ہے اگرچہ وہ اپنے ہتھیار کے طور پر باؤنسر کا استعمال اس سے زیادہ کرتا ہے لیکن یہ باؤنسر اتنا زیادہ خطرناک ثابت نہیں ہوتا اور وہ اس حربے سے بہت کم کامیابی حاصل کر پاتا ہے جب وہ اپنی پوری اسپیڈ سے گیندیں کراتا

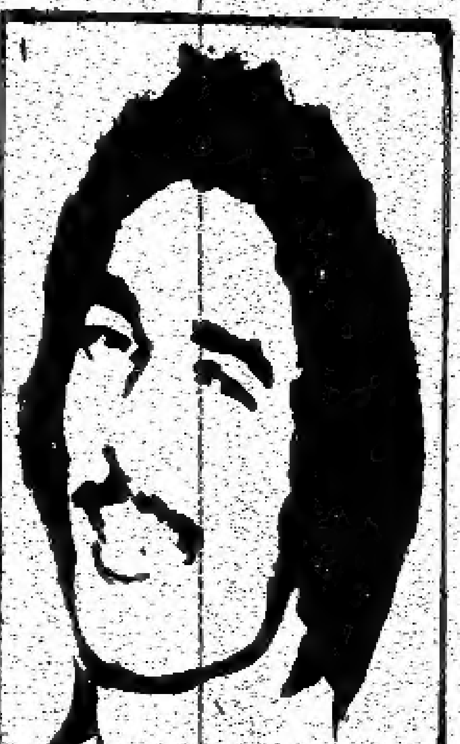

ہے تو اس کو وکٹوں کے پیچھے روکنا تقریباً ناممکن سا نظر آتا ہے۔ بالٹ کی طرح آتی ہوئی اگر ایسی ہی کوئی گیند میرے قابو میں نہیں آتی تو میں اپنے آپ کو یہ کہہ کر تسلی دے لیتا ہوں کہ یہ کسی کے بس کی بات نہیں تھی۔ اپنے لمبے اور طاقتور بازوؤں کے بل پر وہ ایک عمدہ بالر ہی نہیں ہے آؤٹ فیلڈ کا بہت اچھا فیلڈر بھی ہے وہ اس مقام سے

۱۹۷۶ء کا ذکر ہے لندن میں ایک لطیفہ بہت مشہور ہوا تھا ایک میخانے میں دو ہم پیالہ بیٹھے تھے۔ چسکیوں کے ساتھ باتوں کا سلسلہ بھی جاری تھا، اچانک ان میں سے ایک نے ترنگ میں آ کر اپنے ساتھی سے کہا کیا تمہیں معلوم ہے آج پاکستان کی ٹیم نے چودہ کھلاڑیوں کے ساتھ انگلینڈ میں فیلڈنگ کی تھی۔ "ناممکن" اس کے ساتھی نے اس پر کہا "یقین کرو میں وہاں موجود تھا میں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ اسٹمپ کے قریب ایک نہیں چار وسیم باری موجود تھے، ایک وسیم باری وکٹ کیپنگ کر رہا تھا، ایک وسیم باری فرسٹ سلپ پر گیندیں روک رہا تھا۔ ایک وسیم باری سیکنڈ سلپ پر فیلڈنگ کر رہا تھا اور ایک وسیم باری تھرڈ سلپ پر اچھلتے ہوئے لپک رہا تھا۔" یہ ایک لطیفہ ہی سہی لیکن وسیم باری کو بہترین خراج تحسین بھی ہے۔ باری جیسے ورلڈ کلاس وکٹ کیپر نے پاکستان کی ٹیسٹ کرکٹ میں جو خدمات سرانجام دی ہیں ان سے سب ہی واقف ہیں۔ اپنے اس مضمون میں وہ پاکستان کے فاسٹ بالروں کا تجزیہ کر رہے ہیں اور بتاتے ہیں کہ سرفراز، سکندر اور عمران تین بہترین بالر قرار دیے جا سکتے ہیں اور ان تینوں میں کون بہتر ہے، کون تیز تر!

بھی اور متحرک ہوتا ہے تو بھی اس کی اور متحرک بالٹ کی طرح آتی ہوئی محسوس ہوتی ہے۔ انہیں پکڑنا میرے لئے سب سے مشکل امر ہوتا ہے۔ میں نے عمران جیسے بالر کسی اور کے نہیں دیکھے اس کی اور متحرک پر آؤٹ کرنا بڑا مشکل ہوتا ہے۔

لیکن میں سرفراز نواز کو عمران سے بہتر بالر تصور کرتا ہوں پاکستان میں شاید ہی اس کے پائے کا سوئنگ بالر ہو اگرچہ اب وہ رفتار کے اعتبار سے کوئی خاص نہیں البتہ وہ کبھی اپنے پورے شباب پر تھا۔ لیکن اس نے اپنی اس خامی کو بالنگ کے دیگر پہلوؤں کو سنوار کر پاٹ دیا ہے بال کی لائن اور لینتھ پر کنٹرول میں اسے کمال حاصل ہے۔ اور وہ گیند کو فضا میں دوسروں سے کہیں زیادہ گھماتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ انگلستان میں زیادہ کامیاب ثابت ہوتا ہے جہاں کی آب و ہوا سوئنگ بالروں کے لئے زیادہ معاون ثابت ہوتی ہے اس کی گیندوں کو سمجھنا میرے لئے بعض اوقات بہت دشوار ہو جاتا اگر ہمارے درمیان ذہنی ہم آہنگی نہ ہوتی۔ وہ اوور کی ہر گیند ایک نئے انداز سے کراتا ہے جس سے بیٹسمین بڑا چکرا جاتا ہے لیکن چونکہ ہمارے درمیان چند اشارے مقرر ہیں اس لئے میں فوراً سمجھ جاتا ہوں کہ اگلی گیند کی لائن کیا ہوگی۔ وہ اس بات کا تمام وقت جائزہ لیتا رہتا ہے کہ بیٹسمین کی خامی کیا ہے۔ اس خامی کو بھانپ کر وہ بیٹسمین کو آؤٹ کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ وہ گراؤنڈ میں کبھی بھی مشتعل نظر نہیں آتا۔ بیٹسمین اس کی گیندوں پر چھکا لگا لے اس سے اس کے اعصاب نہیں بگڑتے

وہ اپنی تمام تر کوششوں کو صرف کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہتا ہے۔ ۷۹-۱۹۷۸ء میں ملبورن ٹیسٹ کے آخری ایام میں جب ہم سب امید ہار بیٹھے تھے تو یہ سرفراز تھا جس نے ہمت نہ ہاری تھی اور سب نے دیکھا تھا کہ اس نے پانسہ پلٹ کر رکھ دیا تھا اس کی اسی خصوصیت نے اسے عظیم بالر بنا دیا ہے بعض اوقات اس کی قسمت نے یاوری نہیں کی اور وہ کوئی وکٹ حاصل نہ کر سکا۔ لیکن اس نے دوسرے اینڈ سے عمران کی معاونت میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔

ان کے علاوہ ہمارے پاس ایک نوعمر اور بہترین میڈیم پیسر بھی موجود ہے۔ یہاں میری مراد سکندر بخت سے ہے اگر وہ جسمانی طور پر صحت مند ہوتا تو عمران اور سرفراز سے کسی طرح کم نہ ہوتا۔ کئی ٹیسٹ میچوں میں وہ ان دونوں بالروں کے معاون کی حیثیت سے شریک رہا اور ان کی بڑی مدد کی ہے۔ وہ سرفراز کی طرز کا بالر ہے۔ چند میچوں میں اس کی کارکردگی بے مثال رہی ہے اور وہ بھی اسی وقت جب اس پر تن تنہا ذمہ داری تھی۔ میرے خیال میں سکندر بہت حساس نوجوان ہے لیکن اپنے جذبات کا اظہار زبان سے نہیں کرتا۔ اس کے ساتھ مسئلہ یہ ہے کہ اس کو ضرورت کے وقت استعمال کیا جانے والا بالر سمجھا جاتا ہے۔ جس سے اس کی حوصلہ شکنی ہوتی ہے اور وہ اس سے دل شکستہ ہو کر کچھ نہیں کر پاتا۔ اگر وہ اپنی صحت پر توجہ دے اور بہت زیادہ سوچنے کی بجائے بالنگ پر زیادہ توجہ دے تو سرفراز کے بعد عمران کا بہترین پارٹنر ثابت ہو سکتا ہے۔

انمول موتی

- زندگی پھولوں کا ہار ہے۔ موت کے گلے میں ڈالنے کے لئے۔
- غرور اور تکبر نہ کرو یہ صرف خدا کی ذات کے لئے زیبا ہے۔
- گناہوں سے بچو اور حسد سے بچو۔ یہ خطرناک چیزیں ہیں۔
- مسکراہٹ ایک ایسا پردہ ہے جو دل کے زخموں کو ڈھکنے میں مدد دیتا ہے۔ ان کو آرام نہیں دیتا۔
- ظلم و تشدد سے باز رہو۔ دلوں میں انصاف کو جگہ دو۔
- دل آزاری گناہ ہے۔ اخلاق اور محبت سے پیش آؤ۔ نیک چلنی اختیار کرو۔
- محبت اور عظمت ایک حسینہ کے دو رخسار ہیں۔
- وہی چیز بھلائی جا سکتی ہے جو یاد ہو۔

کوثر جہاں۔

خدا کے نزدیک بہترین دوست وہ ہے جو اپنے دوست کا خیر خواہ ہو (نبی کریمؐ)

WANTED فوری ضرورت ہے

ایسے گاہکوں کی جو وی سی آر خریدنا چاہتے ہیں۔

مشہور کمپنیوں کے مشہور سامان سے، ادائیگی آسان قسطوں میں

پیناسونک، فیشر، توشیبا، الیکٹروہوم، آر سی اے، انگلس اور ہوور کا

بنا ہوا، ٹی وی، وی سی آر، مووی کیمرہ، اسٹیریو، واشر اور ڈرائر، ٹی وی گیم وغیرہ

کیلئے آج ہی جیری نوواک کو فون کیجئے۔

ویڈیو خریدنے سے پہلے ہماری قیمت چیک کیجئے

CALL 7 DAYS 9-9 Jerry Novak **446-1218**

BEST-BUY

VIDEO & APPLIANCES LTD.

1875 Leslie Street Unit 8 Don Mills, Ontario M3B 2M6 OUT OF TOWN CALLS WELCOMED

وطن سے دور وطن عزیز کی یادیں تازہ کیجئے

وطنِ عزیز سے ہزاروں میل دور ہونے کے باوجود اگر آپ وطنِ عزیز کی یادیں تازہ کرنا چاہتے ہیں تو اپنے محبوب

نعمت کدہ میں تشریف لائیں۔

ہمارے ریسٹورنٹ میں تازہ بتازہ، عمدہ، نفیس اور چٹپٹے کھانے مثلاً

کڑاہی گوشت کڑاہی چکن توا چانپ توا قیمہ شامی کباب نہاری اور

دوسرے دیسی کھانے کھا کر آپ فخر محسوس کریں گے۔ ہمارے پیش کردہ عمدہ کھانوں، گھریلو

ماحول، رسیلی موسیقی اور ہماری خوش اخلاقی سے آپ بہت لطف اندوز ہونگے۔

ہم صرف حلال گوشت استعمال کرتے ہیں

چاندنی چوک میں چاند کا حسن لئے

نعمت کدہ آپ کا اپنا ریسٹورنٹ ہے۔

401 DONLAND AVE.

PHONE: 423-6664

اے اللہ میں حاضر ہوں، اے اللہ تیرا کوئی شریک نہیں

اے اللہ میں حاضر ہوں (تلبیہ)

مبارک ہو کہ آپ نے اس سال حج کرنے کا فیصلہ کیا ہے ـــــ ہم نے بھی فیصلہ کیا ہے کہ ہر سال کی طرح اس سال بھی آپ کی خدمت میں پیش پیش رہیں گے۔

حج کیلئے ٹکٹ کی بکنگ ابھی سے شروع ہو چکی ہے

مقدس سفر کی تیاری میں دیر مت کیجئے

ہر سال حج کیلئے سب سے زیادہ ٹکٹ فروخت کرنے والے واحد پاکستانی ٹریول ایجنٹ کو خدمت کا موقع دیجئے

ہم ہیں آپ کے پرانے خادم

ظہیر مودی ←————→ محمد جاوید پال

M & J TRAVEL

1240 BAY ST., TORONTO, ONTARIO, CANADA M5R 2A7

TEL. (416) 960-8348 – 960-8475

تازہ پھل، تازہ سبزیاں، خشک میوہ جات

اور

تازہ مچھلیاں

دالیں، چاول اور انٹرنیشنل گراسرز کیلئے اسکاربرو کی صاف ستھری دوکان جہاں قیمتوں میں واضح فرق نظر آئے گا۔ مفت پارکنگ

فون نمبر 261-2297

کیلسن لمیٹڈ

۲۵۰۱ اگلنٹن ایونیو ایسٹ نزد مڈلینڈ، اسکاربرو

KEALSON LTD.

2501 Eglinton Ave. E., Scarborough

ZIA'S VIDEO RENTAL

ویڈیو فلم عیاشی نہیں وقت کی ضرورت ہے

اپنے کرم فرماؤں کی سہولت اور خدمت کے لئے ہماری لائبریری میں انڈین، پاکستانی فلمیں موجود ہیں۔ جن کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔

آپ بھی ہماری لائبریری میں تشریف لاکر اپنی پسند کی بہترین فلموں سے لطف اندوز ہو سکتے ہیں۔

WE RENT

VCR'S MACHINE $10.00 PER DAY

NO MEMBERSHIP OR MINIMUM REQUIRED.

JUST CALL

274-8543

We are priviledged to inform you that the reknowned Swami Chakradhar is presently here with us in the United States.

Well known and respected throughout India, Asia, Europe, the Middle East, Germany and Canada for his extraordinary abilities and profound spiritual dedication, Swamiji has come here to spread his message.

Through intense study and total dedication, Swamiji has acquired the benefits of many religious philosophies, including Meditation, Yoga, Scriptures, Astrology, Healing, Miracles, Mantra and Pooja. **You can benefit from his disciplines in many ways.** When you come to see Swamiji, **He will know why you have come, specific questions you had intended to ask and will help solve any sort of complications that have arisen in your life.**

His complete visualization of you past, present and future will allow him to guide you to solve your problems and direct you on the right path.

If you wish to seek the benefits of which this extraordinary man is capable, we have formed non-profit organizations in New York, New Jersey and Washington D.C., for your convenience. *Please contact us for a suitable appointment.*

For information contact:

N.J. .... (201)821-6663
.... (201)992-7404
N.Y. .... (212)380-3435
.... (212)961-4380
D.C. .... (703)524-6084

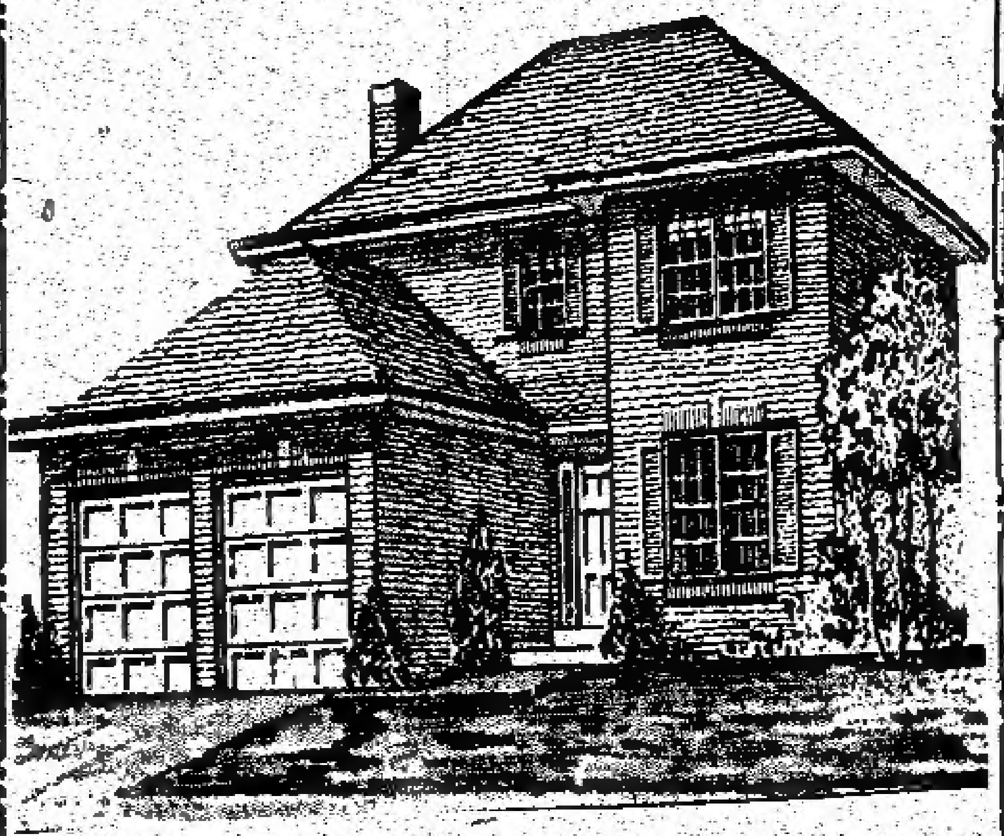

We Need HOMES

We have many buyers who want to relocate in your area.

For fast action and Free Valuation please call anytime.

We arrange mortgages.

Please contact:

MRS. MODI 272-0952

MRS. M. MODI, Real Estate Broker
3085 QUEEN FREDERICA DRIVE, SUITE 707,
MISSISSAUGA, ONT. L4Y 3A3 Phone: 272-0952

(This is not intended to solicit any property already listed for sale)

جو تجھے تیرے عیب سے آگاہ کرے وہ تیرا دوست ہے۔ منہ پر تعریف کرنا ذبح کرنے کے مترادف ہے

(حضرت عمرؓ)

لہو

رلاتی ہے داستاں اُن کی

مشتاق احمد کیفی

فلسطین اور ارضِ فلسطین کے گھروں میں جوانوں، بچوں اور عورتوں کے لئے دعاؤں کی آوازیں کچھ سنسنی خیز نہیں ہیں۔ بچے ان خوفناک آوازوں کو سن کر ماؤں کی گودوں میں نہیں دبکتے۔ بموں سے پھیلنے والا سفید اور سیاہ دھواں، خود اپنے اوپر گرتے ہوئے مکانات، بکھرے ہوئے ملبے، سنسناتی ہوئی گولیاں، سروں کے اوپر سے گزرنے والے جنگی جہازوں کی گھن گرج، لرزا دینے والی آوازیں کچھ بھی نیا نہیں۔ گئے کل کو بھی فلسطین کی پہاڑیوں پر زیتون کے سرسبز درختوں کے تنوں اور شاخوں پر شعلے لپکتے تھے اور آج بھی ان پہاڑیوں کے نشیب میں آگ لگی ہوئی ہے۔ کل بھی آزادی اور خود مختاری کی جنگ لڑنے والے گوریلا جوان لہو میں نہائے تھے اور آج بھی ان کی وردیوں کے رنگ ان کے جسموں کے سرخ لہو میں چھپے ہوئے ہیں۔

مگر آج کی یہ خانماں بربادی کل سے بہت مختلف ہے۔ صرف چار دن کے مختصر عرصے میں ۳۵ ہزار شہید اور زخمی قیامت سے کیا کم ہے؟ کتنے بدنصیب ہیں فلسطینی۔ سنہ ۱۹۴۸ء وہ سال تھا جب ان کی سرزمین کے سینے پر صیہونی بستی کے قیام کا خنجر گھونپا گیا اور آج تک یہ خنجر ان کے سینوں میں پیوست ہے لیکن ان کے عزم پھر بھی ولولہ انگیز ... کی رات کہ سوئی ہوئی آنکھوں میں بھی بیداری کے جذبے ... ایک طرف جدید خطوط پر جدید اسلحے سے لیس کئی ڈویژن فوج اور دوسری طرف معمولی اسلحے کی مدد سے سربکفن کئی گمنام افراد...... آخر کب تک؟ یہ بجا کہ بیروت کے کچھ ... ان کی آنکھوں کے سامنے جھلس رہے ہیں، یہ بھی تسلیم کہ ... بمباری سے اپنے مکانوں کو کھنڈرات میں تبدیل ہوتے خود دیکھ رہے ہیں لیکن پھر بھی ان کے ہونٹوں پر وہی آزادی اور حریت کا نعرہ ہے۔

اسرائیل نے لبنان پر وحشت و بربریت، ظلم و درندگی اور سفاکی کی انتہا کر دی ہے۔ اس نے اس مختصر جنگ اور مختصر اسلحے سے لیس مظلوم فلسطینیوں پر وہ اسلحہ بھی استعمال کرنے سے گریز نہیں کیا جن کے استعمال پر اقوام متحدہ نے پابندی عائد کر رکھی ہے۔ آگ پھیلانے والے نیپام بم اس قدر اندھا دھند استعمال کئے گئے ہیں کہ نہ صرف ہر طرف آگ کے شعلوں کی زبانیں لپک رہی ہیں بلکہ اسپتال اور اس نوعیت کی دیگر عمارات بھی اس درندگی سے محفوظ نہیں رہیں۔ متاثر ہونے والوں میں صرف بچوں کی تعداد دس لاکھ ہے۔ صیہونی بربریت نے ان سے ان کی ماؤں، ان کے باپوں کی شفقتوں کے سائے، ان کے عزیز و اقربا سب کچھ چھین لیا ہے اور اب کیمپوں کی میلی چادروں سے لپٹ لپٹ کر رونے کے سوا ان کا کوئی پرسانِ حال نہیں ہے۔ وہ اپنی معصوم اور سوجی ہوئی آنکھیں اٹھا کر آسمان کی نیلگوں وسعتوں سے پرے رب حقیقی سے فریاد کرنا چاہتے ہیں لیکن کلسے جسموں کے دھوئیں ان کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر دیتے ہیں۔

لیکن پھر بھی ان سب کا اس قدر دکھ نہیں کیونکہ دشمن تو ہمیشہ ہی کچھ کرتا ہے۔ اس سے رحم اور انسانیت کی خیر خواہی کی امید حماقت ہے۔ دشمن تو زخم دیا کرتے ہیں۔ دشمن کا کام مرہم رکھنا نہیں ہوتا۔ دشمنوں کے لگائے ہوئے زخموں پر پھاہے اپنے خیر خواہ اور غمگسار رکھتے ہیں۔

مگر یہ اپنا پن کیسا ہے؟ یا خیر خواہی کی کون سی قسم ہے؟ کہ جنہیں ہم غمگسار کہتے ہیں وہ کہاں خاموش ہیں (?)۔ خیر خواہ زبانی جمع خرچ پر اکتفا کئے ہوئے ہیں۔ غمگسار قراردادوں کے چکروں میں الجھے ہوئے ہیں اور یہ سب کچھ بھی برائے نام۔ عالم اسلام کی طرف سے کوئی بھی بھرپور عملی ساتھ نہیں آیا۔ عرب لیگ چپ ہے۔ تیل پیدا کرنے والے عرب ممالک ...

... کی کیفیت میں ہیں۔ یہ ہمدردی اور خیر خواہی کا کون سا انداز ہے۔ اسلامی کانفرنس کے سیکرٹری جنرل حبیب شطی ... اقتصادی بائیکاٹ کے بجائے اسرائیل کی اقوام متحدہ کے منشور کی خلاف ورزی کا رونا رو رہے ہیں ... کہ اگر یورپی برادری یا اقوام کا کوئی گروپ اسرائیل کو لبنان سے واپسی پر مجبور نہ کر سکا تو ... اقوام کی طرف سے تیل کی ترسیل پر پابندی لگا دی جائے گی ... کیا مطلب؟ جو کچھ کہا جاتا ہے وہ کر کیوں نہیں دیا جاتا؟ مصلحتیں کیوں؟ انقلاب ایران کی مثال ہمارے سامنے ہے۔ اس نے دونوں بڑی طاقتوں کو منہ نہیں لگایا۔ اپنی اندرونی اور بیرونی دونوں خطرناک صورتوں کے وجود کے باوجود ... قائم ہے۔

اگر آج عرب ممالک اس صیہونی گماشتے ... کے سرپرستوں کو تیل کی سپلائی روک دیتے ہیں، وہاں کے بینکوں سے اپنا سرمایہ نکال لیتے ہیں، ہر قسم کی مصلحت کو بالائے طاق رکھ کر اپنے مفادات کی کشتیوں کو نذرِ آتش کر دیتے ہیں تو ... اسرائیل کیا، دنیا کی بڑی طاقتیں بھی عالم اسلام کا کچھ نہیں بگاڑ سکتیں مگر...

وائے ناکامی متاعِ کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساسِ زیاں جاتا رہا

عالم اسلام کی صورت یہ ہے کہ وہ انگشت بدنداں ہے اور اس کی خاموشی سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ وہ آسمان سے کسی غیبی امداد کا منتظر ہے۔ ہم کہتے ہیں ... ہمارے پاس وسائل نہ ہوں، طاقت کی کمی ہو تو پھر بھی ہم انسانی حقوق مانگیں ... اقوام متحدہ یا کسی بھی دوسری جگہ انسانی حقوق کا حوالہ دے کر اسرائیل کو اپنی جارحانہ حرکتوں سے باز رکھنے کا مطالبہ ... صرف یہ ہے کہ تمام اسلامی ممالک کے اندر یک جہتی، اتحاد، اخوت اور ... رشتے مضبوط ... ورنہ ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ جونہی اسرائیل نے ارضِ فلسطین کے مظلوم پر پہلی گولی داغی تھی انڈونیشیا کے مغرب سے لے کر مراکش کے مشرق تک عالم اسلام اٹھ کھڑا ہوتا۔ محض بیانات دینے، اپیلیں کرنے اور اقوام متحدہ میں قراردادیں منظور کرانے کے بجائے صیہونیت اور اس کے سرپرستوں کی معاشی، سیاسی اور ہر قسم کی امداد بند کر دینے، یکسر قطع تعلق کر لینے ... امریکہ ... کے ساتھ ... [illegible]

چار دن میں ۳۵ ہزار شہید اور زخمی ہوئے

[illegible]

سرِ لبنان

صہبا اختر

یہودی روز برپا اک قیامت کرتے جاتے ہیں
مگر دنیا ابھی خالی نہیں ہے حق پسندوں سے
مذمت کرنے والے بھی مذمت کرتے جاتے ہیں

*

جسے دیکھو وہ منصف ہے جسے دیکھو وہ عادل ہے
زمانے کے ہر اک گوشے سے یہ آواز آتی ہے
کہ اسرائیل ظالم ہے کہ اسرائیل قاتل ہے

*

گلے کٹوا دئیے کیسے فلسطینی شہیدوں نے
سرِ لبنان کیسی آگ برسی ہے ارے توبہ
ڈنر کی میز پر آنسو بہائے ہیں سفیروں نے

*

سنا ہے سرنگوں انسان کی عظمت کا پرچم ہے
سنا ہے روس و امریکہ شریکِ غم گساری ہے
سنا ہے مجلسِ اقوامِ عالم محوِ ماتم ہے

*

فلسطینی ٹھکانوں پر یہ کیسی گولہ باری ہے
یتیموں اور بیواؤں کی کیسے غم گساری ہو
مسلسل مشرقِ وسطیٰ میں غور و فکر جاری ہے

*

تہی ہے دامنِ افکار تجویزوں سے بھر ڈالو
یہودی دشمنِ حق ہیں ابھی موضوعِ کہنہ پر
کئی اجلاس کر ڈالے پھر اک اجلاس کر ڈالو

*

سرِ میداں اٹھائے پھر رہے ہیں سر جو نیزوں پر
ہمارے سادہ دل رہبر ابھی تک یہ سمجھتے ہیں
ہم ان سے جنگ ابھی جیت لیں گے صرف میزوں پر